کتاب نما

مطالعہ تصوف، قرآن و سنت کی روشنی میں ، ڈاکٹر غلام قادر لون۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دہلی ٦۔ صفحات: ٦٥٠۔ قیمت: ١١٠ روپے۔

تصوف کا عنوان اور موضوع اس اعتبار سے مشکل، پیچیدہ اور متنازع رہا ہے کہ کثرت تعبیر کی وجہ سے اسے بعض لوگوں نے اسلام کی روح اور مذہب قرار دیا اور بعض نے اسے غیر اسلامی رہبانیت قرار دے کر مسترد کر دیا۔ بعض لوگوں نے وضاحت کے لیے ''اسلامی تصوف'' اور ''عجمی تصوف'' کی اصطلاحوں کا سہارا لیا۔ شاید اسی مشکل کے پیش نظر زیر نظر کتاب کے عنوان کے ساتھ مصنف نے ''قرآن و سنت کی روشنی میں'' کا لاحقہ لگانا ضروری خیال تھا۔

پی ایچ ڈی کے زیر نظر تحقیقی مقالے میں مصنف نے بڑی کاوش اور محنت کے ساتھ عربی و فارسی کے بنیادی مآخذ کی مدد سے موضوع کی تفصیلات اور اطراف و جوانب پر مہارت و علمیت سے بحث کی ہے۔ وہ تصوف کی مختلف اصطلاحات کو بھی زیر بحث لائے ہیں اور اس کے جملہ پہلوؤں اور تمام قابل ذکر صوفیا کے اقوال اور صوفیانہ رویوں پر بھی کلام کیا ہے۔ باعث اطمینان یہ ہے کہ مصنف نے ہر بات کو قرآن و حدیث کے معیار پر پرکھا ہے۔ مولانا سلطان احمد اصلاحی کے بقول: ''فکر اسلامی کے اس اہم ترین شعبے تصوف کے متعلق وہ پھیلا ہوا مواد، جو اس کتاب کے ذریعے سے سامنے آ رہا ہے، غالباً اب تک کے مطبوعہ ذخیرے میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے'' اور ''تصوف سے مثبت وابستگی کے حلقوں کے لیے بھی یہ کتاب دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔ تصوف کی باتیں اس میں جس طرح شرح و بسط کے ساتھ بے آمیز طریقے پر آ گئی ہیں، وہ اپنے آپ میں قیمتی ہیں، جن سے ہر شخص، حسب توفیق و صلاحیت فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اسقاط الوسائط، شطحات، اور رجال الغیب کی بحثیں خاص طور پر دلچسپی کی ہیں جن پر اس قدر وافر مواد غالباً اردو زبان میں پہلی بار سامنے آ رہا ہے''۔

ایک اہم موضوع پر یہ بلند پایہ کتاب اچھے اور قابل اطمینان معیار پر شائع کی گئی ہے۔ کتابیات اور اشاریہ بھی شامل ہے۔ گرانی کے دور میں ایسی ارزاں کتاب، شائقین کے لیے ایک نعمت ہے۔

(ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)

مطالعہ قرآن سے پہلے، میر محمد حسین، ناشر: اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، لاہور، صفحات: ۲۱۲۔ قیمت: ۹۳ روپے۔

میر محمد حسین آرزومند ہیں کہ مسلمانوں کا قرآن مجید سے رشتہ جوڑا جائے اور اسے مستحکم کیا جائے تاکہ فکر و عمل کی دنیا میں انقلاب برپا ہو۔ اس آرزو کی تکمیل کے لیے انھوں نے اپنا قلم وقف کر دیا ہے اور اب تک ایسی تین کتابیں تحریر کر چکے ہیں جن کے ذریعے قرآن حکیم کے بارے میں علم و آگہی میں اضافہ ممکن ہے۔ پہلی کتاب "مضامین قرآن" ہے جو کلام حکیم کے مضامین و مطالب کا اشاریہ ہے۔ دوسری کتاب کا نام "تسہیل القرآن" ہے جس میں ضروری قواعد کی توضیح کے ساتھ ساتھ قرآن مجید میں استعمال ہونے والے جملہ الفاظ کے مادے اور اردو میں ان کے استعمال کے حوالے سے ان کے معانی دیے گئے ہیں تاکہ ہر شخص معمولی کاوش سے براہ راست قرآن مجید کو سمجھنے کی استعداد پیدا کر سکے۔ "مطالعہ قرآن سے پہلے" اس سلسلے کی تیسری کتاب ہے۔

اس کتاب میں قرآن مجید کے مطالعے کے سلسلے میں ضروری امور و نکات مثلاً ناسخ و منسوخ، جمع و تدوین اور ترتیب سور، سبعۃ احرف، حروف و مقطعات، محکمات و متشابہات، اعجاز قرآن اور تفسیر و تاویل وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔ یہ اس نوع کی پہلی کتاب نہیں۔ اس سے قبل بھی ایسی متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن زیر تبصرہ کتاب کی خوبی اس کا اختصار، جامعیت اور آسان زبان و بیان ہے، جس کی بدولت عام اردو خواں لوگ بھی ان امور سے واقف ہو سکتے ہیں جو کسی نہ کسی حوالے سے قرآن فہمی کے لیے ضروری ہیں۔ اگر کتاب میں مندرج آیات کے ساتھ اردو ترجمہ بھی دے دیا جاتا تو اس کے فائدے میں اضافہ ہو سکتا تھا۔ بہرحال موجودہ صورت میں بھی کتاب بہت مفید ہے۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاھین)

Let us Live as Muslims، جلیل احسن ندوی۔ مترجم سعید اللہ قاضی، محمد بوستان خان۔ ناشر: شیخ زاید سنٹر برائے اسلامک و عربک سٹڈیز، پشاور یونی ورسٹی، صفحات: ۳۰۰۔ قیمت: ۳۰۰ روپے / ۲۰ ڈالر۔

"راہ عمل" کے نام سے مجموعہ احادیث اردو داں طبقہ میں قبول عام حاصل کر چکا ہے۔ جناب سعید اللہ قاضی۔ نے مذکورہ مجموعے کو انگریزی کے قالب میں ڈھال دیا ہے۔ نیت، عقائد، عبادات، معاملات، سماجی زندگی، اخلاقی معاملات، نیک اعمال، دعوت الی اللہ، داعی کی خصوصیات، طریق اصلاح، آں حضرتؐ کا اسوۂ حسنہ اور اصحاب رسولؐ کا طرز عمل جیسے اہم موضوعات تیرہ ابواب میں سمیٹ دیے گئے ہیں۔ کتاب میں ۴۴۱ احادیث مع تشریح شامل ہیں۔

مترجمین نے پیش لفظ میں تحریر کیا ہے کہ مذکورہ کتاب کے مخاطب وہ حضرات ہیں جن کی مادری زبان یا مطالعے کی زبان انگریزی ہے۔ اس سلسلے میں اگر کچھ اصطلاحات مثلاً: خطبہ' سنت' نکاح' زکوٰۃ' جہاد' سحر' دعا' صدقہ' نفل' دین' صلوٰۃ اور تہجد کی وضاحت حواشی میں دے دی جاتی تو انگریزی دان حضرات اس سے اور زیادہ استفادہ کر سکتے۔ کچھ اسلامی اصطلاحات ایسی ہیں جن کے مفہوم کو ہوبہو پیش کرنے کے لیے مترادف الفاظ موجود نہیں ہیں۔ مثلاً زکوٰۃ کے لیے poor due کا لفظ ناکافی ہے کیوں کہ یہ لفظ صدقے کا معنی تو رکھتا ہے' پاکی اور تزکیے سے اس کا علاقہ نہیں ہے۔ ایسے الفاظ بہرحال تشریح کے محتاج ہوتے ہیں۔ مترجمین نے اگرچہ بڑی محنت کے ساتھ تشریحات کو انگریزی کے قالب میں ڈھالا ہے مگر کہیں کہیں احساس ہوتا ہے کہ اگر اصل کتاب کی تشریحات کی بجائے یا ان کے ساتھ مترجمین اپنی جانب سے بھی کچھ تشریحات کر دیتے تو بہت اچھا تھا۔

کتاب کی خوبی یہ ہے کہ عربی متن بھی انگریزی ترجمے کے ساتھ دیا گیا ہے اور انگریزی میں تلفظ واضح کرنے کے لیے stress pattern بھی استعمال کیا گیا ہے۔ بڑھیا کاغذ اور معقول طباعت نے کتاب کے حسن میں اضافہ کر دیا ہے۔ چند مقامات پر پروف کی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ نبی رحمتؐ کے نام کے ساتھ PH کے بجائے SAW لکھنا زیادہ مناسب تھا۔ پاکستانی طلبہ' خصوصاً مقابلے کے امتحان میں شریک ہونے والوں کے لیے' یہ ایک نادر تحفہ ہے۔ (محمد ایوب منیر)

سوانح حضرت ابو سفیان بن حربؓ' ابن عبدالشکور۔ ناشر: کوثر پبلی کیشنز' بنگلور۔ صفحات: ۲۳۶' قیمت: ۵۰ روپے۔

جس طرح ختمی مرتبت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی تمام کمالات و صفات کی جامع اور انسانیت کی معراج ہے' اسی طرح آں حضورؐ کے صحابہ کرامؓ سیرت و کردار کے اعتبار سے اتنے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہیں کہ انبیا علیہم السلام کو چھوڑ کر ان سے بہتر کسی انسان پر آفتاب طلوع نہیں ہوا۔ حضرت ابو سفیانؓ بن حرب اسی مقدس جماعت کے ایک معزز رکن تھے۔ بعض لوگ ان پر یہ کہہ کر زبان طعن دراز کرتے ہیں کہ وہ قبول اسلام سے پہلے اسلام کی مخالفت میں بہت سرگرم رہے اور جب اسلام قبول کیا تو وہ بھی صدق دل سے نہیں بلکہ جان کے خوف سے کیا۔ یہ لوگ اپنے موقف کے حق میں جو دلائل پیش کرتے ہیں' وہ اتنے کمزور اور کھوکھلے ہیں کہ کسی صحیح العقیدہ شخص کے لیے انھیں تسلیم کرنا بہت مشکل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے صحابہ کرامؓ قبول اسلام سے پہلے اسلام کے مخالف تھے لیکن قبول اسلام کے بعد انھوں نے اپنے حسن عمل سے اپنے سابقہ اعمال کی تلافی کر دی اور یوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کی بشارت کے مستحق ٹھہرے۔ یہ الگ بات ہے کہ مراتب

کے اعتبار سے ان کے درمیان فرق ہے لیکن اس سے ان کے شرف صحابیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

زیر نظر کتاب میں جناب ابن عبد الشکور نے حضرت ابو سفیان کے سوانح حیات کا تفصیل کے ساتھ احاطہ کیا ہے۔ وہ متعدد دوسرے صحابہ کرامؓ کے سوانح حیات بھی کتابی صورت میں لاچکے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ تواتر کے ساتھ جاری ہے۔ صحابہ کرامؓ کی سیرت نگاری بہت ہی مبارک کام ہے اور اس کے لیے فاضل مولف تحسین و ستایش کے مستحق ہیں، لیکن یہاں یہ عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تالیفات جہاں قاری کی طبیعت میں انشراح کا باعث ہوتی ہیں، وہاں یہ تاثر بھی پیدا کرتی ہیں کہ کتاب کی ضخامت بڑھانے کے لیے اس میں بہت سی غیر متعلقہ باتیں بھی درج کر دی گئی ہیں۔

زیر نظر کتاب میں بہت سا ایسا مواد ہے جس کا اصل موضوع سے براہ راست تعلق نہیں بنتا۔ نیز ایسی روایات بھی درج کر دی گئی ہیں جن سے ذم یا تنقیص و تعریض کا پہلو نکلتا ہے۔ اس کے برعکس بعض ایسی روایات سے صرف نظر کیا گیا ہے جن سے حضرت ابو سفیان کی زندگی کے بعض روشن پہلو سامنے آتے ہیں۔ شاید ایسی روایات مولف کی دسترس سے باہر رہیں۔ لاریب صحابہ کرامؓ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے تھے اس لیے ان کی سیرت پر قلم اٹھاتے وقت نہ صرف ادب و احترام کا لحاظ رکھنا ضروری ہے بلکہ بڑی احتیاط اور دقت نظر کی ضرورت بھی ہے۔ مناقب کی حد تک تو بعض صورتوں میں ضعیف روایتوں کو قبول کیا جا سکتا ہے لیکن جن روایتوں میں کسی بھی صاحب رسولؐ کے بارے میں تنقیص یا تعریض کا پہلو پایا جاتا ہو، ان کو جرح و تعدیل کی کسوٹی پر پرکھے بغیر ہرگز قبول نہیں کرنا چاہیے۔

اگرچہ زیر تبصرہ کتاب میں حضرت ابو سفیانؓ کے بارے میں کافی معلومات ملتی ہیں، پھر بھی ہماری دیانت دارانہ رائے ہے کہ یہ اپنے مندرجات اور زبان و بیان کے اعتبار سے اس معیار پر پوری نہیں اترتی جو مولف کی دوسری کتابوں کا ہے۔ امید ہے فاضل مولف اس پر نظر ثانی فرمائیں گے اور اسے دوبارہ اس انداز میں مرتب کریں گے کہ قاری کے دل میں حضرت ابو سفیانؓ کے بارے میں کوئی ناخوش گوار تاثر ابھرنے نہ پائے۔ (طالب الهاشمی)

صلاح الدین ایوبی، اسٹینلے لین پول۔ ترجمہ و تلخیص: آباد شاہ پوری۔ ناشر: بک پروموٹرز، جناح سپر مارکیٹ، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۴۵۔ قیمت: درج نہیں۔

عالمی منظر نامہ آج کل مغرب اور اسلام کی جس کش مکش کا آئینہ دار ہے، اسے صلیبی جنگوں کا تسلسل کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ ان حالات میں اگر صلاح الدین ایوبی یاد نہ آئے تو کون یاد آئے کہ جناب مترجم کے مطابق: آج مسلم امہ قیادت کے بحران میں مبتلا ہے اور مغربی قومیں اس پر اس

طرح ٹوٹ پڑی ہیں جیسے کوئی بھوکا دسترخوان پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ اس سے نجات حاصل کرنے کے لیے اسے صلاح الدین ایوبی جیسی شخصیت درکار ہے۔ اسٹینلے لین پول کی شہرہ آفاق کتاب کو بنیاد بنا کر، آباد شاہ پوری نے اپنی پرتاثیر اور رواں دواں زبان میں ایک پورے دور کی داستان کش مکش بیان کر دی ہے۔ یقیناً اب جنگ بارھویں صدی کے طرز پر نہیں لڑی جاتی، لیکن انسانی فطرت و نفسیات، غیروں کی عہد شکنیاں، اپنوں کی بے وفائیاں تو آلات جنگ بدل جانے سے تبدیل نہیں ہو جائیں گی۔ مسلمان قوموں کی قیادت جن عناصر کے ہاتھ میں ہے اور وطن فروشی اور غداری کے جو کڑوے پھل امت کے نصیب میں آرہے ہیں، اس کی جھلک اس دور میں بھی مل جاتی ہے۔ صلاح الدین ایوبی کا اصل کارنامہ یہی ہے کہ اس نے شکست خوردہ قوم میں امید اور حوصلے کا دیا روشن کیا اور کامیابیاں حاصل کر کے دشمن کو پسپا کر دیا۔ بیت المقدس کی فتح اس لحاظ سے یادگار ہے کہ ۴۰ روز تک شہر کے باشندے، معاہدے کے مطابق، کوئی نقصان اٹھائے بغیر شہر خالی کرتے رہے، جب کہ اس سے قبل عیسائیوں نے یہ شہر فتح کیا تھا تو روایات کے مطابق شہر کی گلیوں میں مسلمانوں کا خون اس طرح بہایا گیا کہ دشمن کے گھوڑوں کی ٹانگیں اس میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ آج جب بوسنیا، چیچنیا، لبنان، اراکان، تاجکستان، فلپائن، کشمیر، ہر جگہ مسلمان اپنے خون سے اپنے نئے عروج کا آغاز کر رہے ہیں، صلاح الدین ایوبی کی داستان ان کے لیے منزل فتح کا نشان ہے۔ اس کے کارناموں کو سمجھنے کے لیے کتاب کے ساتھ ایک اچھے تفصیلی نقشے کی ضرورت تھی۔ (مسلم سجاد)

ماہنامہ **حجاب** رام پور، مدیرہ: ام صہیب۔ نگران: ڈاکٹر ابن فرید۔ مقام اشاعت: بیت الصالحہ زینہ عنایت خان، رام پور، یوپی۔ بھارت۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۱۰ روپے۔ سالانہ: ۱۲۰ روپے۔

تبصرہ نگار کے سامنے بھارت سے نکلنے والے خواتین و طالبات کے اس رسالے کے جنوری، فروری، مارچ اور اپریل ۹۶ کے شمارے ہیں جن میں فروری کا ۲۵۶ صفحات کا حقوق نسواں نمبر بھی ہے۔ سچ یہ ہے کہ کبھی کبھار ہی کوئی ایسا رسالہ نظر پڑتا ہے جسے دیکھ کر، پڑھ کر دل کو وہ خوشی حاصل ہو جو ان رسائل " سے ہوئی۔ خواتین آج کے عالمی اور مسلم معاشرے کا اہم موضوع ہیں، اور شدید ضرورت ہے کہ انھیں مناسب راہ نمائی فراہم ہو۔ بھارت کی تحریک اسلامی کی خواتین نے اس سے عہدہ برآ ہو کر ایک خلا کو پر کیا ہے۔ یقیناً اسے پاکستان کے چمک دمک والے رسائل کے مقابل نہیں رکھا جا سکتا لیکن اپنے مضامین، موضوعات اور لوازمے کے تنوع اور معنوی افادیت کے لحاظ سے "حجاب" ان سے کہیں زیادہ معیاری اور مفید رسالہ ہے۔ مسلم خاتون کے لیے جدید تہذیب کے پیدا کردہ مسائل ہر جگہ یکساں ہیں۔ "حجاب" میں پاکستان کی خواتین کے لیے اور خواتین کے رسائل شائع کرنے

والوں کے لیے بہت کچھ حسب حال ہے۔ ہر رسالے میں کلام باری تعالیٰ اور کلام خیرالانامؐ کے علاوہ ۴'۵ افسانوں' نظموں کے ساتھ خواتین کے مسائل کے حوالے سے کئی تازہ طبع زاد تحریریں شامل ہوتی ہیں۔ ضخیم ''حقوق نسواں نمبر'' میں تو شاید ہی آج کا کوئی مسئلہ زیر بحث آنے سے رہ گیا ہو۔ پھر یہ کہ نئے نئے لکھنے والے ہیں جن کی تروتازہ تحریریں دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں۔ ایک افسانہ ان دادی صاحبہ پر ہے جو تیسری پوتی کی ولادت پر گھر چھوڑنے کو تیار ہیں۔ ایک اس لڑکی پر ہے جس کے والد صاحب اپنے بھتیجے سے اس کا بے جوڑ رشتہ کرتے ہیں اور بعد میں پچھتاتے ہیں حالانکہ وہ لڑکی اس کے بارے میں اپنی مرضی نہ ہونے کا واضح اظہار کر چکی ہوتی ہے۔ اس طرح طلاق' وراثت اور دیگر مسائل اور مخلوط ماحول وغیرہ سب ہی مختلف انداز سے سامنے لائے گئے ہیں۔

کوئی کتب فروش اسے پاکستانی قارئین کے لیے فراہم کر سکے تو یہاں اس کا ایک بڑا حلقہ بن سکتا ہے۔ ہاں 'اگر مرتبین ''باقی صفحہ فلاں'' سے اپنے قارئین کو بچا سکیں تو بہتوں کا بھلا ہو گا۔ (م - س)

مولانا مودودی پر تنقیدوں کا جائزہ (دو حصے)' محمد اشفاق حسین۔ ناشر: مجلس احیاے توحید و سنت' حیدر آباد دکن۔ صفحات: حصہ اول ۲۲۰' دوم ۸۴ + ۲۴۔ قیمت: حصہ اول: ۲۵ روپے' دوم: ۳۵ روپے۔

مخالفین کے بارے میں مولانا مودودی کا رویہ اعراض و اغماض کا تھا۔ وہ مخالفت کے کانٹوں میں الجھے ہوئے دامن کو چھڑانے (پر وقت ضائع کرنے) کے بجائے اپنے دامن کا کچھ حصہ کانٹوں کے حوالے کر کے 'اپنے راستے پر گامزن رہنے کو ترجیح دیتے تھے مگر ان کے بعض مداح مخالفتوں کا جواب دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ زیر نظر کتاب اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کتاب میں وحید الدین خان صاحب مدیر ''الرسالہ'' اور صدر اسلامی مرکز نئی دہلی کی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی پر کی گئی ان تنقیدوں اور مخالفتوں کا جواب دیا گیا ہے جو ماہنامہ الرسالہ میں شائع ہوئی تھیں''۔ (مصنف)

مصنف نے مختلف عنوانات کے تحت ''الرسالہ'' کے اقتباسات درج کرنے کے بعد' مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کا دفاع کیا ہے۔ اشفاق صاحب نے ''الرسالہ'' کے بالاستیعاب مطالعے کے بعد تفصیل اور گہرائی کے ساتھ خان صاحب کی تحریروں کا تجزیہ کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ خان صاحب ''اپنے خیالات موسمی لباس کی طرح بدلتے رہتے ہیں'' اور ''خان صاحب کا قلم اور ان کی صحافت' اسلام اور مسلمانوں کے حق میں ایک فتنہ عظیم اور شر کبیر ہے جس کے ساتھ صبر' اعراض اور برداشت کا معاملہ نہیں کیا جا سکتا''۔ چنانچہ ''وہ مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کا دفاع کرنے پر مجبور ہیں''۔ کیونکہ مولانا اور جماعت کے ذریعے موجودہ زمانے میں ''اسلام اور مسلمانوں کی قابل قدر اور لائق قدر خدمت ہو رہی ہے۔ اور فائدہ پہنچ رہا ہے۔ قرآن کی یہ ایک اہم تعلیم' حکم اور ہدایت

ہے کہ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ حق کی حفاظت اور مدافعت کرے اور اسے نقصان سے بچانے کی کوشش کرے"۔ اشفاق صاحب مزید لکھتے ہیں کہ انھیں اس سے پہلے "تبلیغی جماعت، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور جمعیت العلما وغیرہ کی مدافعت کرنے اور ان پر کی گئی مولانا خان کی جاہلانہ اور جارحانہ تنقیدوں کا جواب دینے کی سعادت حاصل" ہو چکی ہے۔

اسلام اور مسلمانوں سے محبت کا یہ جذبہ قابل قدر ہے، جس کے تحت مصنف نے اسلام کے لیے کام کرنے والے افراد اور جماعتوں کے دفاع کا بیڑا اٹھایا ہے تاہم دفاعی بحثوں میں مصنف کا انداز کہیں کہیں بہت تلخ ہو گیا ہے۔ خان صاحب نے مولانا مودودی پر جیسی بھی طنز و تعریض کی ہے اور وہ بقول مصنف: سوتے جاگتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، ہمیشہ ہر جگہ اور ہر وقت مولانا مودودی، جماعت اسلامی اور اخوان المسلمون کے خلاف سوچتے رہتے ہیں، مگر اشفاق حسین صاحب کے لیے مناسب نہ تھا کہ وہ خان صاحب کو "جاہل، پاگل شخص" (ص ۳۲۸) کہیں یا ان کی باتوں کو "بکواس" (ص ۱۳۹) اور ان کے رویے کو "بد دماغی" (ص ۳۲۶) "کم ظرفی" (ص ۲۱۴) پر مبنی "کمینہ پن" (ص ۳۵۴) قرار دیں۔ (مصنف نے خان صاحب کی منفعت طلبی کا ذکر کیا ہے اور بھارتی سرکار کی حمایت اور اس سے مالی مفادات کے حصول کا الزام بھی لگایا ہے)۔ اسی طرح مصنف کے ہاں بعض باتوں کی تکرار کھٹکتی ہے۔ ہمارے خیال میں جو کچھ زیر نظر دو جلدوں میں بیان ہوا ہے، اسے سمیٹ کر قدرے مختصر انداز میں اور نسبتاً بہتر استدلال کے ساتھ بیان کیا جا سکتا تھا۔ اس نوع کے مخالفین کی ہر ہر سطر کا جواب دینا ضروری نہیں ہوتا۔

محمد اشفاق حسین سے گزارش ہے کہ وہ "مولانا وحید الدین خان کی فکری قلابازیاں سیریز" کے ضمن میں جو مزید کتابیں تالیف کر رہے ہیں، ان میں اختصار ملحوظ رکھیں تو بہتر ہو گا۔ (ر - ہ)

فی ظلال القرآن جلد سوم، سید قطب شہید، ترجمہ: سید معروف شاہ شیرازی، ناشر: ادارہ منشورات اسلامی، بالمقابل منصورہ ملتان روڈ لاہور، صفحات: ۱۱۹۶۔ ہدیہ: ۳۲۵ روپے۔

سید قطب شہید کی شہرۂ آفاق تفسیر کے اردو ترجمے کی تیسری جلد پیش نظر ہے۔ یہ حصہ پارہ ۹ تا ۱۲ کی سورہ الاعراف، الانفال، التوبہ، یونس، ہود اور یوسف کے ترجمہ و تفسیر پر مشتمل ہے۔

مولانا معروف شاہ شیرازی کے ترجمے کی پہلی دو جلدیں قبل ازیں شائع ہو چکی ہیں۔ پہلی جلد پر انھی صفحات میں مولانا عبدالمالک صاحب نے اپنے مفصل تبصرے (اکتوبر ۹۵) میں بتایا تھا کہ زیر نظر ترجمے میں تلخیص سے کام نہیں لیا گیا بلکہ پوری کتاب کا مکمل ترجمہ کیا گیا ہے۔ اصل کتاب کی طرح، ترجمے میں بھی پہلے ایک درس کی آیات دی گئی ہیں اور پھر ان کا سلیس اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ قرآنی

آیات جہاں کہیں بھی آئی ہیں، انھیں جلی قلم سے الگ لکھا گیا ہے"۔۔۔۔ زیر نظر جلد ۳ کا انداز و اسلوب بھی وہی ہے البتہ اس کی کتابت پہلے سے بہتر ہے۔ تشریحی حصے میں قرآنی آیات کے ساتھ آیات کا شمار نسخ (عربی) ہندسوں سے کیا گیا ہے۔ یہ شمار اردو ہندسوں سے ہو تو بہتر ہے۔

طباعت معیاری اور جلد عمدہ ہے۔ ایک مستحسن بات یہ ہے کہ ضخامت کے مقابلے میں ہدیہ نسبتاً کم ہے۔ (ر۔ ہ)

داعی اعظمؐ اور کثرت ازواج، پروفیسر سید محمد سلیم۔ ناشر: شہ تاج مطبوعات، ۱۰/۲۸ بیسمنٹ، بیبہ اخبار مرکز، اردو بازار لاہور۔ صفحات: ۸۲۔ قیمت: ۱۰ روپے۔

بعض مغربی مصنفین نے کثرت ازواج کے حوالے سے سیرت طیبہؐ پر چھینٹے اڑائے ہیں۔ پروفیسر محمد سلیم صاحب نے زیر نظر رسالے میں بڑے عالمانہ اور تحقیقی انداز میں مغربیوں کے اعتراضات کے جواب دیے ہیں، آپؐ کی کثیر زوجگی کے مصالح بیان کیے ہیں اور بتایا ہے کہ حضورؐ کی خانگی زندگی (نعوذ باللہ) کسی دنیادار عیش پرست کی نہیں، بلکہ ایک خدا پرست زاہد کی زندگی تھی۔ آپؐ کی زندگی حسن معاشرت کا نمونہ تھی اور فی الحقیقت آپؐ طبقہ نسواں کے محسن اعظم ہیں۔ (ر۔ ہ)

عہد نبویؐ کا معاشرہ، قرآن کی روشنی میں: ڈاکٹر سید محمد لقمان اعظمی ندوی، ترجمہ: ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی۔ ناشر: البدر پبلی کیشنز، اردو بازار، لاہور، صفحات: ۷۰، قیمت: ۲۰۰ روپے۔

اولاً یہ کتاب دہلی سے شائع ہوئی تھی، جس پر شمارہ مئی میں تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ اب لاہور سے اس کی عکسی اشاعت سامنے آئی ہے۔ دونوں اشاعتوں میں قیمت کے علاوہ کوئی فرق نہیں ہے۔

۱: تبصرے کے لیے مطبوعات براہ راست مدیر "ترجمان القرآن" منصورہ لاہور۔ ۵۴۵۷۰ کے پتے پر ارسال کیجیے۔

۲: ہر کتاب یا رسالے کے دو نسخے آنا ضروری ہیں۔

(مدیر)